38079 ـ نماز قصر اورروزہ افطار کرنے والے سفر کی حد

سوال

کم از کم سفر کی حد کیا ہے جس میں روزہ افطار کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جمہور علماء کرام کے نزدیک قصر نماز اور روزہ افطار کرنے کے لیے اڑتالیس میل کا سفر ہونا چاہیے ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب المغنی میں کہا ہے :

ابوعبداللہ (یعنی امام احمد) کا مسلک یہ ہے کہ : سولہ فرسخ سے کم مسافت کے سفر میں نماز قصرکرنا جائز نہیں ، اورایک فرسخ تین میل کا ہے ، تواس طرح اڑتالیس میل بنے گا ۔

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہ نے اس کا اندازہ لگاتے ہوئے کہا ہے کہ : عسفان سے مکہ تک ، اورطائف سے مکہ تک ، اورجدہ سے مکہ تک ۔

تواس طرح نماز قصر کی مسافت دودن کے سفر کی ہوگي ، ابن عباس اورابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا یہی قول ہے ، اورامام مالک ، لیث ، امام شافعی رحمہم اللہ تعالی نے بھی یہی اختیار کیا ہے ۔ ا ھـ

کلو میٹر میں تقریبا اسی (80) کلو میٹر کی مسافت بنے گی ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے سفر کے بارہ میں مجموع الفتاوی میں کہا ہے :

جمہور اہل علم کے ہاں گاڑی میں تقریبا اسی کلومیٹر بنتا ہے ، اوراسی طرح ہوائي جہاز اورکشتیوں اوربحری جہازوں کی مسافت بنتی ہے ۔

اسی 80 کلومیٹر یا اس کے قریب کی مسافت کو سفر کا نام دیا جاتا ہے اورعرف عام میں سفر شمار کیا جاتا ہے ، اور مسلمانوں میں بھی یہ سفر معروف ہے ، لھذا اگر کوئي انسان اونٹ پر یا پیدل یا گاڑی یا پھر ہوائي جہاز یا بحری جہاز اورکشتیوں اتنی یا اس سےزیادہ مسافت طے کرکے تواسے مسافر قرار دیا جائے گا ۔ ا ھـ

ديكھيں : مجموع الفتاوى (12 / 267) ۔

لجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوى كميٹى) سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا :

نماز قصر كى مسافت كيا ہے ؟ ، اوركيا تين سوكلوميٹر سےزيادہ سفر كرنے والے ڈرائيور كے ليےنماز قصر كرنا جائز ہے ؟

كيٹى كا جواب تھا :

جمہور علماء كرام كى رائے ميں تقريبا اسى كلوميٹر كى مسافت پرنماز قصر كى جاسكتى ہے ، اوركوئي بھى ڈرائيوروغيرہ جب جواب كےشروع ميں بيان كى گئي مسافت طے كرے تواس ليے نماز قصر كرنا جائز ہے ۔ ا ھـ

ديكھيں فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (8 / 90)

بعض علماء كرام كہتے ہيں كہ سفر كى مسافت كى تحديد نہيں كى جاسكتى بلكہ جسے عرف عام ميں سفر كہا جاتا ہے اس ميں سفر كے احكام شريعت ثابت ہونگے يعنى اس ميں نماز قصر اورجمع كى جاسكتى ہے اورروزہ بھى چھوڑا جاسكتا ہے ۔

شيخ الاسلام ابن تميميۃ رحمہ اللہ تعالى كا كہنا ہے :

دليل تواسى كے ساتھ ہے جوجنس سفر ميں نماز قصر اورروزہ چھوڑنا مشروع قرار ديتا ہے ، اوركسى بھى سفر كومختص نہيں كرتا ، اورصحيح بھى يہى قول ہے ۔ ا ھـ

ديكھيں مجموع فتاوى ابن تيميۃ (24 / 106) ۔

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے پوچھا گيا كہ : نماز قصر كى مسافت كيا ہے ، اوركيا بغير قصر كے نماز جمع كى جاسكتى ہے ؟

توشيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا :

بعض علماء كرام نے نماز قصر كرنے كے ليے تراسى (83) كلوميٹر كى مسافت مقرر كى ہے ، اوربعض كہتے ہيں كہ عرف عام ميں جسے سفر كہا جائے اس ميں نماز قصر ہوگي چاہے اس كى مسافت تراسى كلوميٹر نہ بھى ہو ، اورجسے لوگ سفر نہ كہيں وہ سفر نہيں چاہے وہ ايک سو كلو ميٹر ہى كيوں نہ ہو ۔

يہى آخرى قول شيخ الاسلام ابن تيميۃ رحمہ اللہ تعالى نے اختيار كيا ہے ، كيونكہ اللہ تعالى نے بھى نماز قصر كے جواز

میں مسافت کی تحدید نہیں کی اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی کوئي معین مسافت محدد نہیں فرمائی ۔

اورانس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل کی مسافت کے لیے یا پھر تین فرسخ کی مسافت کےلیے نکلتے تو نماز دو رکعت ادا کیا کرتے تھے ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (691) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا قول اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے ۔

اس میں کوئي حرج نہیں کہ عرف عام میں اختلاف کی بنا پر انسان مسافت کی تحدید کے قول پر عمل کرلے ، اس لیے کہ یہ قول بعض ائمہ اورعلماء مجتھدین کا ، اس پرعمل کرنے میں انشاء اللہ کوئي حرج نہیں ، لیکن جب معاملہ مضبوط ہو توپھر عرف عام کی طرف رجوع کرنا ہی صحیح ہے ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی ارکان الاسلام صفحہ (381) ۔

واللہ اعلم .